# کارروائی

# جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

منعقدہ

۶، ۷ رجب سنہ ۱۳۹۱ھ (۲۹-۳۰ اگست سنہ ۱۹۷۱ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفہ [illegible] زادہ

# کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۶ رجب ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۷۱ء

## روز یکشنبہ وقت ۵½ بجے بعد نماز عصر

## بمقام

## دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

### حاضرین جلسہ

مولانا مفتی محمد عتیق الرحمان صاحب عثمانی۔ مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی۔ مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی۔ مولانا حافظ محمد عمران خاں صاحب ندوی۔ مولانا قاضی زین العابدین صاحب۔ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء۔ سید محمد مصباح الدین صاحب نقوی معتمد مال ندوۃ العلماء۔ مولانا قاضی محمد معین اللہ صاحب ندوی نائب ناظم ندوۃ العلماء۔ مولانا محب اللہ صاحب لاری ندوی۔ مولانا سید عبدالغفار صاحب ندوی۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی۔ الحاج شیخ محمد مستنصر اللہ صاحب۔ منشی اشتیاق علی صاحب علوی۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی۔ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی۔ مولانا ابو المسعود احمد صاحب۔ مولانا قاری سید محمود الحق صاحب۔ حاجی منت اللہ صاحب لاری۔ مولانا عبدالسلام صاحب قدوائی ندوی

بتحریک مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء و تائید شیخ محمد مستنصر اللہ صاحب و اتفاق جلسہ مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی اس جلسہ کے صدر منتخب کئے گئے۔

۱۔ کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۱۲، ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۷، ۸ جون سنہ ۱۹۷۱ء (حسب دفعہ ۳۴ (ی) دستور العمل ندوۃ العلماء) جلسہ میں پیش ہوئی جس کی تصدیق کی گئی۔

۲۔ ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب مجددی بھوپالی۔ لکھنؤ کے نامور طبیب و صاحب فضل و کمال مولانا حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب رکن انتظامی ندوۃ العلماء۔ مولانا سید محمود احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم مدرسہ علوم شرعیہ مدینہ منورہ۔ مولانا سید محمد ہاشم صاحب ندوی۔ مولانا سید طلحہ صاحب۔ مولانا سید عبدالحئی صاحب مرحوم ناظم عمومی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کانپور۔ شفاء الملک حکیم عبداللطیف صاحب۔ مولانا ابوالفضل عبدالحفیظ صاحب بلیاوی استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء اور مولوی عبدالرشید صاحب مغفور کے انتقال پر تمام ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء نے رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور حسب ذیل تجاویز تعزیت پیش ہوئیں۔ جو اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔ یہ بھی طے پایا کہ ان تجاویز کی نقول پسماندگان کو بھی بھیجی جائیں۔

(الف) حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ۔

ہم میں سے بیشتر افراد حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب مجددی سے کسی نہ کسی حیثیت سے واقف ہیں۔ حضرت نسبی اور روحانی حیثیت سے حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت شاہ ابو احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے چشم و چراغ، سنہ ۱۳۰۳ھ میں ولادت ہوئی، مدتوں حیدرآباد میں رہے اور ایک عرصہ سے بھوپال میں اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ آباد کر رکھی تھی۔ شاہ صاحب کی خدمت میں ملک کے اہل علم، اہل دل، اہل دین و سیاست، اہل ثروت و جاہ سب ہی قسم کے لوگ پہونچتے تھے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق

ایمان ویقین، استغنا و خودی، درد و محبت اور سوز و گداز کی دولت لے کر واپس ہوتے تھے۔ سلسلۂ عالیہ مجددیہ کے سارے امتیازات حضرت میں بدرجۂ اتم پائے جاتے تھے۔ اتباع شریعت کا غلبہ تھا۔ باتوں باتوں میں قرآن و حدیث کے ایسے ایسے نکات بیان فرماتے تھے کہ دل و دماغ پر برسوں کے پڑے ہوئے پردے ہٹتے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ اوروں کی طرح یہ مرد درویش بھی جو اب سے کچھ دن قبل بھوپال کی زینت بنا ہوا تھا۔ ندوہ والے دل تقسیم کرتا تھا۔ افسوس کہ مئی سنہ ۱۹۷۱ء میں رحمت حق سے جا ملا۔

مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ اس اندوہناک سانحہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس حادثے کو بالخصوص مسلمانوں کے لئے ایک عظیم خسارہ تصور کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی رحمتوں سے نوازے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم سب کو اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔

(ب) شفاء الملک مولانا حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ شفاء الملک مولانا حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب مرحوم کے سانحۂ ارتحال پر اظہار رنج و غم کرتا ہے۔ موصوف سنہ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ نظامیہ فرنگی محل میں تعلیم حاصل کی، دوران تعلیم مولانا قیام الدین عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی تلمذ رہا۔ فراغت کے بعد ان ہی سے بیعت بھی ہوئے۔ تکمیل الطب کالج میں شفاء الملک حکیم عبد الرشید صاحب مرحوم سے طب کی تحصیل کی۔ عالم و فاضل اردو، فارسی اور عربی کے ادیب، جامع کمالات اور گوناگوں خصوصیات کے حامل تھے۔ اپنی تہذیب اور اپنے فن کے اعتبار سے لکھنؤ شہر کے لئے سرمایہ افتخار تھے۔ فن طبابت میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ اور مرنجاں مرنج خلاق تھے۔ موصوف ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامیہ کے بھی اہم رکن تھے۔ ساری عمر ندوۃ العلماء سے گہرا ربط و تعلق رہا۔ اس کی انتظامی و تعلیمی اور ثقافتی مجلسوں میں پوری وضعداری اور ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں حضرت مولانا وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا تھا۔ حضرت موصوف نے حکیم صاحب کو اپنا مجاز تعلیم بھی بنایا تھا۔ افسوس کہ ۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۷۱ء یوم پنجشنبہ کو طویل علالت کے بعد راہی دار البقا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(ج) مولانا سید محمود احمد صاحب مدنی

مولانا سید محمود احمد صاحب مدنی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ اپنے خاندان کے ساتھ کم سنی ہی میں مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ترکی حکومت کے آخری دور میں جدہ میں محکمۂ قضاۃ کے ایک معزز عہدہ پر رہے۔ شریف حسین کے زمانے میں تجارت کا مشغلہ اختیار کیا۔ مدینہ منورہ کے رؤساء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ مرحوم اپنے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب فیض آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مدرسہ علوم شرعیہ کے ناظم و سرپرست رہے۔ آپ میں بہت سی بزرگانہ خصوصیات، وضعداری، استقامت اور مکارم اخلاق جمع تھے۔ اور آپ کی وجہ سے ہندوستانیوں کو عزت و اعتبار حاصل تھا۔

افسوس کہ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۴ر جون سنہ ۱۹۷۱ء کو راہی ملک بقا ہوئے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ۔

(د) مولانا سید محمد ہاشم صاحب ندوی

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ مولانا سید محمد ہاشم صاحب ندوی کے سانحۂ ارتحال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء سے فراغت کے بعد دائرۃ المعارف حیدرآباد سے متعلق ہو گئے تھے اور وقتاً فوقتاً علمی تحقیقات کے لئے لکھنؤ آکر دار العلوم ندوۃ العلماء میں قیام کر کے قدیم تعلقات کی تجدید کرتے رہتے تھے۔ ان کا دور نظامت دائرۃ المعارف کی علمی شہرت کا باعث اور دار العلوم کے فضلاء کی صلاحیت کا ثبوت تھا۔ ان کے دور میں اسلاف متقدمین کی بہت سی بیش قیمت تصنیفات منظر عام پر آئیں۔ مختلف کتب خانوں میں موجود نادر و نایاب عربی کتابوں کی فن وار فہرست (تذکرۃ النوادر) کے نام سے مرتب کی تھی۔ دائرۃ المعارف

سے سبکدوش ہونے کے بعد حیدرآباد ہی میں متوطن ہو گئے تھے۔ اور وہیں ستر سال سے زائد عمر میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

(س) مولانا سید محمد طلحہ صاحب

مولانا سید محمد طلحہ صاحب اپنے علم و فضل اور مطالعہ و تحقیق کے اعتبار سے علماء کی صف میں بہت ممتاز تھے۔ وہ حضرت شاہ علم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد نواب وزیرالدولہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان والوں کو ٹونک لے آئے۔ مولانا سید طلحہ صاحب یہیں (ٹونک میں) پیدا ہوئے اور مولانا سیف الرحمن صاحب مرحوم اور مولانا حیدر حسن خاں صاحب مرحوم سے اسلامی علوم درجۂ کمال تک حاصل کئے۔ کچھ عرصہ دار العلوم ندوۃ العلماء میں بھی تحصیل علم کی اور اس درسگاہ اور اس کے کارکنوں سے محبت کا رشتہ آخر عمر تک قائم رہا۔ یوں تو سب ہی علوم سے دلچسپی تھی۔ لیکن تفسیر، حدیث، ادب، تاریخ اور ہیئت سے خاص مناسبت رکھتے تھے۔ حافظہ غیر معمولی تھا۔ جو عبارت ایک مرتبہ پڑھ لی۔ زندگی بھر دماغ میں محفوظ رہی۔ عربی سے فراغت کے بعد انگریزی کی جانب توجہ کی اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے پاس کیا۔ اورینٹل کالج لاہور میں مدتوں نیک نامی کے ساتھ درس دیتے رہے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد کئی سال لکھنؤ میں قیام رہا۔ اور آخر میں پاکستان چلے گئے تھے۔ اور حیدرآباد سندھ میں مقیم تھے۔ اور وہیں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے مراتب بلند کرے۔

(ص) مولانا سید محمد عبد الحی صاحب:

شدھی سنگٹھن اور اچھوتوں میں تبدیلی مذہب کی تحریکیں ہمارے ذہنوں میں غالباً محفوظ ہوں گی۔ چند اشخاص تھے جو ایک طرف شدھی سنگٹھن کی تحریک کا مقابلہ کرتے تھے۔ تو دوسری طرف صوبہ یوپی حال مدھیہ پردیش کے اچھوتوں میں دین کی تبلیغ و دعوت کے لئے سرگرداں نظر آتے تھے۔ ان ہی میں ایک مولانا سید عبد الحی صاحب مرحوم بھی تھے۔ کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور کے رہنے والے حضرت مولانا سید شاہ وارث حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تربیت یافتہ اور حضرت مولانا شیخ الدین حاجر کی رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز تعلیم تھے۔ سابق ناظم ندوۃ العلماء جناب ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں فکر و ذوق کی ہم آہنگی نے رابطہ پیدا کیا۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء میں، نو مسلم اچھوت طلبا اور مسلمانوں کے پسماندہ طبقات کے چار طالب علم دینی تعلیم کے لئے داخل کئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے خونیں انقلاب نے موصوف کو رفقاء سے محروم کیا اور حکومت نے ان کی سرگرمیوں پر پابندیاں بھی لگائیں جس کی وجہ سے ان کی دعوتی مساعی محدود ہو گئیں۔ ادھر عرصہ سے قلبی امراض میں مبتلا رہنے لگے تھے۔ افسوس کہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ مطابق ۸ جولائی سنہ ۱۹۷۱ء یوم پنجشنبہ کو بوقت صبح صادق بہ ہوش و حواس، ذکر و فکر کی حالت میں راہی ملک بقا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت و مغفرت سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(ط) شفاء الملک حکیم عبد اللطیف صاحب:

شفاء الملک حکیم عبد اللطیف صاحب کا سانحۂ وفات بھی باعث رنج و الم ہے۔ وہ بڑے نامور طبیب تھے۔ ان کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے بڑے کمال جمع کر دیئے تھے۔ طب میں گہری نظر بھی رکھتے تھے۔ اور امراض کے علاج میں بھی انہیں بڑی مہارت تھی امراض کی تشخیص اور ان کے ازالہ کی تدابیر وہ اس قابلیت کے ساتھ کرتے تھے کہ لوگ دنگ رہ جاتے تھے۔ طب کے ساتھ دوسرے علوم سے بھی انہیں خاصی مناسبت تھی۔ مدتوں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پرنسپل رہے اور بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اس عہدہ کی ذمہ داریوں کو انجام دیتے رہے۔ خوش اخلاق و خوش مزاج تھے۔ یونیورسٹی سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد تکمیل الطب کالج کی خدمت میں منہمک رہے۔ بیماری کا سلسلہ کچھ عرصہ سے چل رہا تھا۔ علاج معالجہ بہت ہوا لیکن وقت موعود آچکا تھا۔ اس جہان فانی سے عالم بقا کو روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے مراتب بلند کرے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے

کی توفیق عطا فرمائے۔

(ج) مولانا ابو الفضل عبد الحفیظ صاحب بلیاوی:-

مولانا ابو الفضل عبد الحفیظ صاحب بلیاوی مرحوم دار العلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ عرصہ ۳۰ سال سے دار العلوم ندوۃ العلماء میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ عربی زبان کے محقق عالم اور فن لغت کی کئی کتابوں کے مصنف تھے مصباح اللغات سب سے زیادہ معروف ہے اور متعدد تصنیفات غیر مطبوعہ ہیں۔ مرحوم نے نہایت خاموشی اور ایسے علمی انہماک کے ساتھ جو علمائے سلف کی یاد تازہ کرتا تھا، تدریس کی خدمات انجام دیں۔ اور دار العلوم کو ان کی ذات سے بہت فائدہ پہنچا۔ ادھر عرصہ دو سال سے مختلف امراض کے شکار تھے انتقال سے چند ماہ قبل فالج کا بھی حملہ ہوا تھا۔ موسم گرما کی تعطیل میں اپنے وطن وسترا ضلع بلیا تشریف لے گئے تھے۔ ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۷۱ء یوم دوشنبہ کو دار العلوم کے طلبا ایک فاضل اور شفیق استاذ سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(د) مولوی عبد الرشید صاحب سفیر ندوۃ العلماء:-

مولوی عبد الرشید صاحب سفیر ندوۃ العلماء ۱۹۳۵ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء کے مکتب میں بحیثیت مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں جب شعبہ تعمیر و ترقی قائم ہوا تو اس میں بحیثیت محصل کام کرتے رہے اور ۱۹۶۰ء میں ترقی کر کے سفیر کا عہدہ حاصل کیا۔ دو سال قبل ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ مختلف علاج کئے مگر صحت گرتی ہی گئی۔ ۶ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۷۱ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ ندوۃ العلماء ایک مخلص کارگزار سفیر سے محروم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

رپورٹ ناظم صاحب ندوۃ العلماء و مہتمم صاحب دار العلوم جلسہ میں پڑھی گئی۔ جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۱ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ ۱۴ اگست ۱۹۶۹ء میں مجلس انتظامی نے جس مقصد اور دار العلوم کے جن حالات کے پیش نظر ناظم صاحب ندوۃ العلماء کو دو سال کے لئے اپنے کلی اختیارات تفویض کئے تھے اور ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے ان اختیارات کو کام میں لا کر اصلاح کے جو اقدامات کئے اور اس سے جو بہتر نتائج برآمد ہوئے رپورٹ میں اس کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا۔ جلسہ نے اس پر اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور چونکہ دو سالہ مدت مفوضہ ختم ہو چکی ہے اور جس مقصد کے لئے خصوصی اختیارات تفویض کئے گئے تھے وہ مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ اس لئے جلسہ نے ناظم صاحب ندوۃ العلماء کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ اب خصوصی اختیارات کی تجدید کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اس سے بھی اتفاق کیا کہ ناظم و مہتمم دار العلوم کی دہری ذمہ داریوں کو ہلکا کرنے کے لئے رپورٹ کی رہنمائی میں جدید مہتمم دار العلوم کا باضابطہ انتخاب کیا جائے۔ سردست اپنی صوابدید سے تا انتخاب کسی رکن کے سپرد مہتمم کی ذمہ داریاں کر دیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات ارکان مجلس انتظامی ندوۃ العلماء!

گزشتہ برسوں سے میرا معمول رہا ہے کہ جلسۂ انتظامی میں بحیثیت ناظم ندوۃ العلماء و مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء سے متعلق مسائل۔ دار العلوم کے حالات اور پیش آنے والی مشکلات سے متعلق مفصل رپورٹ پیش کروں۔ اور تفصیل سے زمانہ کی تبدیلیوں اور ان کے اثرات، تعلیمی و اخلاقی ترقی یا تنزل کا جائزہ لوں۔ اس موقع پر میں کوئی مفصل رپورٹ نہیں پیش کر سکوں گا۔ بہت اجمال و اختصار کے ساتھ قابل ذکر واقعات کا تذکرہ کروں گا۔

میں کئی سال سے ارکان انتظامی سے نظامت کی ذمہ داری سے سبکدوش کئے جانے کی درخواست کرتا رہا ہوں۔ اس کا اہم محرک و باعث میری صحت کا روز افزوں انحطاط ایک طرف دار العلوم کے کاموں کی وسعت اور نزاکت دوسری طرف میری بڑھتی ہوئی معذوریاں تھیں۔ محترم ارکان انتظامی نے ہر جلسہ کے موقع پر مجھے اس ذمہ داری کو باقی رکھنے اور بحیثیت ناظم کے ندوۃ العلماء کی خدمات کے تسلسل پر زور دیا اور ان کا اصرار میرے انکار پر ہمیشہ غالب آتا رہا۔ ۱۴ اگست ۱۹۶۹ء کے جلسہ میں جب میں نے زیادہ اصرار کے ساتھ اپنی معذوری کا اظہار اور اس ذمہ دارانہ منصب سے سبکدوش کئے جانے کی درخواست کی اور اس پر زور دیا کہ اب ندوۃ العلماء کے فضلاء کے حلقہ یا ارکان انتظامی میں سے کسی شخصیت کو اس کے لئے منتخب

کرلیا جائے تو موقر ارکان نے جن میں مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ پیش پیش تھے۔ مجھے اس ارادے سے باز رکھنے اور اپنے اس فیصلے کو تبدیل کرنے پر مجبور کیا۔ ان حضرات نے میری مشکلات کا حل یہ سمجھا کر مجھے دو سال کے لئے کلی اختیارات عطا کردیئے تاکہ میں آزاد ہو کر اپنی صوابدید کے مطابق دارالعلوم کی فلاح و ترقی اور اپنی شرعی و اخلاقی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر قسم کے اقدامات کرسکوں۔ مجلس انتظامی نے اپنی ایک تجویز منظور کردہ جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۲۲ر اگست ۱۹۶۹ء کے ذریعہ مجھے کلی اختیارات تفویض کئے" جن کی مدت ۲۲ر اگست ۱۹۷۱ء کو خود بخود ختم ہوگئی ہے اور اب اس کی تجدید کی کوئی ضرورت نہیں۔" میں نے ان اختیارات کی بنا پر دارالعلوم کے اہتمام اور بعض دوسرے انتظامی معاملات میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ اسی سال چھٹیوں میں جلسۂ انتظامی کے ۲½ ماہ بعد مولانا محب اللہ صاحب ندوی ایم اے علیگ نے میری خواہش پر دارالعلوم کے اہتمام کا چارج لیا۔ اور دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال سے جو ۵ر شوال ۱۳۸۹ھ (۱۵ر دسمبر ۱۹۶۹ء) سے شروع ہوا۔ باقاعدہ اہتمام کا کام شروع کردیا۔ ان کے کام شروع کرنے کے تقریباً پانچ ماہ بعد دارالعلوم میں اسٹرائک کا وہ ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جو باوجود اس کے کہ دارالعلوم میں کئی بار اسٹرائک ہوئی، اپنی جارحانہ نوعیت اور سنگینی کے اعتبار سے پہلا واقعہ تھا۔ اس کے اسباب و وجوہ پر غور کرنے اور اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میں نے ۱۷ر جون ۱۹۷۰ء کو ندوۃ العلماء کا ہنگامی جلسۂ انتظامیہ طلب کیا۔ ارکان، واقعہ کی اہمیت محسوس کرکے اتنی بڑی تعداد میں تشریف لائے جتنی بڑی تعداد مجھے اس سے پہلے یاد نہیں۔ انھوں نے ندوۃ العلماء سے اپنے گہرے تعلق اور فکرمندی کا اظہار کیا اور دارالعلوم کے ذمہ داروں اور منتظمین سے مسئلہ کو حل کرنے اور دارالعلوم کو اس ہنگامے کے برے اثرات سے بچانے کے لئے مخلصانہ تعاون کیا۔ میں نے اس جلسے میں ہنگامے کے پس منظر، اس کے محرکات و دواعی اور اس کے مضمرات کے متعلق مفصل رپورٹ پیش کی جو بعد میں جلسۂ انتظامی کی مطبوعہ کارروائی میں من و عن آگئی۔ ارکان انتظامی کے کلی تعاون پشت پناہی اور ان کے اخلاقی اثرات اور منتظمین کے پرعزم اقدام کی وجہ سے دارالعلوم ہر طرح کے خطرے سے محفوظ ہوگیا۔ اور اس کو ایک بہتر اور زیادہ پرسکون ماحول میں اپنا کام جاری رکھنے کا موقع ملا۔ میں اس موقع پر تشکر و امتنان کے جذبے کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ہنگامہ جو ہم سب کے لئے ایک بڑے ابتلاء و آزمائش کا سبب تھا، کئی حیثیتوں سے بڑے خیر کا موجب بنا۔ اور ارشاد خداوندی "عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم" کی تصدیق ہوئی۔ اس سے ہم کو اپنی بعض کمزوریوں کا جن کا پہلے سے علم تھا زیادہ احساس ہوا اور ان کے دور کرنے کے لئے جلد اور موثر قدم اٹھانے کا موقع ملا۔ طلباء کی ایک ایسی تعداد دارالعلوم سے خارج ہوگئی جو ہمیشہ زحمت و انتشار پیدا کرنے کا باعث ہوسکتی تھی۔ نظم و ضبط کی حالت بہتر ہوگئی۔ قانون کا احترام بڑھ گیا۔ طلباء کو عام طور پر احساس ہوا کہ دارالعلوم میں قیام کا اصل مقصد تعلیم میں انہماک اور خارجی دلچسپیوں سے علیحدگی ہے۔ نیز دارالعلوم میں بہتر تعلیمی فضا پیدا کرنے، تعلیم کا معیار بڑھانے اور بعض شعبوں میں اساتذہ کی کمی پوری کرنے کے لئے چند جدید تقرر ہوئے۔ جن کا نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ اور اس کو دارالعلوم کے تعلیمی ارتقاء میں ایک وقیع اضافہ کہا جاسکتا ہے۔ اس موقع پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی اعانت و نصرت کا برأی العین مشاہدہ کیا۔ اور ہمارا یقین بھی حقیقت پر اور بڑھ گیا کہ جب خلوص کے ساتھ کسی نیک مقصد کے لئے کوشش کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور دستگیری کرے گی۔ اور اعوان و انصار پیدا ہو جائیں گے۔ اس طرح تعلیمی سال ۷۰ء کو بہت سی حیثیتوں سے فائق کہا جاسکتا ہے اور اگر ہم کو نگرانی کے شعبے میں بھی اسی طرح کامیابی حاصل ہوئی جس طرح تدریس کے شعبے میں حاصل ہوئی نیز مہتمم دارالعلوم کے فرائض کما حقہ انجام دینے میں میری صحت کی خرابی، کاموں کی کثرت اور طبیعت کی افسردگی سدِ راہ نہ ہوتی تو اس سے زیادہ بہتر نتائج کے حاصل ہونے کی توقع تھی۔

حضرات! میں اپنی صحت کی خرابی، نظامت و معتمدی کے فرائض ادا کرنے میں اپنی معذوری اور نظامت و معتمدی کے لئے کسی بہتر شخصیت کے انتخاب کی داستان بار بار چھیڑ کر آپ کو بدمزہ اور طول کرنا نہیں چاہتا۔ یہ موضوع نہ آپ کے لئے خوشگوار ہے اور نہ میرے لئے۔ لیکن جس مسئلہ کا حل نہ ہوا اور جس پر آدمی کا ضمیر و قلب مطمئن نہ ہوا اس کو بار بار پیش کرنے اور اس مسئلہ کو چھیڑنے پر آدمی مجبور ہوتا ہے میرے لئے اس درخواست کے شروع سے جو محرکات اور دواعی تھے ان میں اب عمر کے اضافہ کے ساتھ اضافہ ہی ہوگا۔ ندوۃ العلماء کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ دارالعلوم کے شعبے مستقل اداروں کی حیثیت اختیار کرتے جارہے ہیں۔ زمانے کی تبدیلی اور اس کے اثرات

نے طلباء کی نگرانی، ان میں مقصدیت، استعداد کی پختگی، سچی دین داری، زمانے کے نئے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت کے پیدا کرنے کے راستے میں عظیم مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ ندوۃ العلماء کے اصلاح نصاب اور تجدید نظام تعلیم کی دعوت اب پہلے سے زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔ علوم اسلامیہ کے ایسے فضلاء کا پیدا ہونا جو معتدل و متوازن فکر رکھتے ہوں، جزئیات کے بارے میں توسع اور کلیات پر تصلب دین و دنیا کی جامع آمیزش کے اصول پر یقین رکھتے ہوں، دین کو ابدی اور مختلف علوم اسلامیہ کو ترقی پذیر اور تغیر پذیر سمجھتے ہوں، اب پہلے سے زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ندوۃ العلماء کی علمی تحریک و ادارہ کی سربراہی کے لئے ایسی شخصیت کی ضرورت ہے جس میں کام کی پوری توانائی پائی جاتی ہو اور جس کی طبیعت امنگوں اور حوصلوں سے معمور ہو۔ یہاں میری حالت یہ ہے کہ میں براہ راست لکھنے پڑھنے سے بھی معذور ہو گیا ہوں۔ اور میرے لئے ندوۃ العلماء کے ضروری کاغذات اور چیکوں پر دستخط کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ اساتذہ و طلباء سے جیسا براہ راست رابطہ مستحکم ہونا چاہیے اور جس طرح اس کو ان کے کاموں کی نگرانی و رہنمائی کرنی چاہیے میں اپنی بہت سی معذوریوں اور افتاد طبع کی وجہ سے اس سے قاصر رہتا ہوں ایسی صورت میں کہ ایک ایسے آدمی کا ملنا دشوار ہو رہا ہو جو اس ذمہ داری کو پورے طور پر سنبھال لے اور اپنا پورا وقت اور صلاحیت اس کے لئے وقف کر دے، مسئلہ کا ایک عملی حل یہ سمجھ میں آتا ہے کہ سردست معتمدی کے لئے کسی ایسی موزوں شخصیت کا انتخاب اس ضابطہ کے مطابق کیا جائے جو ندوۃ العلماء کے دستور میں موجود ہے۔ معتمدی کے انتخاب میں ان چند خصوصیات کا لحاظ رکھا جائے، ایک تو یہ کہ اس کو تعلیم کا عملی تجربہ ہو اور وہ ہمارے دینی عربی مدارس کے مزاج اور ان کی رسم و راہ سے واقف ہو۔ اور خصوصیت کے ساتھ ندوۃ العلماء کے مقاصد اس کے مخصوص تعلیمی نظریہ سے نہ صرف اتفاق رکھتا ہو بلکہ اس کی صحت و افادیت پر اس کو اطمینان ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کافی وقت نکال سکتا ہو۔ اگر وہ باہر رہتا ہے تو اس کو دارالعلوم میں قیام کرنے اور یہاں کے مسائل و مشکلات سے واقف ہونے کا موقع مل سکتا ہو۔ اس انتخاب میں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اگر نظامت کے لئے کوئی موزوں شخصیت مستقبل قریب میں نہ ملے تو وہی اس اہم ذمہ داری کو قبول کر سکے اور اس کے لئے موزوں سمجھا جائے۔ میرا اندازہ ہے کہ معتمدی کے فرائض انجام دینے، دارالعلوم کے جزو کل سے واقف ہونے اور اتنے عرصہ تعاون و اشتراک عمل کے ساتھ کام کرنے کے بعد وہ نظامت کا بار سنبھالنے اور اس کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پوری طرح تیار ہو جائے گا اور اسی طرح پر نظامت کا وہ بظاہر لاینحل مسئلہ بھی طبعی طور پر حل ہو جائے گا۔ ادھر بھی اس کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہ پڑے گی اور اس طرح اس فوری تبدیلی یا کسی انتشار کا خطرہ بھی باقی نہیں رہے گا، جو کسی ایسے ناظم کے انتخاب سے متصور ہے جو موجودہ نظام سے پوری ہم آہنگی نہ رکھتا ہو۔ اور ندوۃ العلماء اور اس کا دارالعلوم جس راستہ پر پڑ گیا ہے اور جس کے نتائج و ثمرات آنکھوں کے سامنے ہیں، اس سے انحراف اور ان مساعی کے ضائع ہونے کا خطرہ بھی نہ رہے گا جو اس ربع صدی میں ندوۃ العلماء کی ترقی، اس کی دعوت کی اشاعت اور اس کے عالمگیر تعارف کے لئے عمل میں آئیں۔ اور جن کے اثرات خدا کے فضل سے اندرون و بیرون ملک میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس انتخاب و نامزدگی کی باضابطہ کارروائی کی اجازت دیں گے اور اس شخصیت کے انتخاب میں آپ میرے ساتھ پورا تعاون فرمائیں گے۔

آخر میں آپ کی آمد و زحمت فرمائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کی صحیح رہنمائی فرمائے۔ اور ہم مخلصانہ تبادلہ خیال اور غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہونچیں جو دین و ملت کے لئے عمومی طور پر اور اس عظیم ادارہ کے لئے خصوصی طور پر مفید اور بار آور ہو۔

۴۔ حسب ذیل جن اساتذہ و ملازمین کا تقرر بضرورت ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے اختیارات خصوصی معوضہ کے تحت کیا تھا۔ جلسہ نے اتفاق رائے سے اس کی توثیق کی۔

| | اسماء | عہدہ | تنخواہ | گریڈ الاؤنس | گریڈ | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | مولانا عبدالستار صاحب | استاذ حدیث | [illegible] | [illegible] ۳۰ | اول | |
| ۲۔ | مولانا برہان الدین صاحب | استاذ دینیات | [illegible] | [illegible] ۲۰ | دوم | الاؤنس کارکردگی مجلس تحقیقات شرعیہ صدر نوٹ :- ننے مالی سال سے ان کو گریڈ اول دیا جائے گا۔ |
| ۳۔ | حافظ عبدالتواب صاحب | استاذ درجہ حفظ | [illegible] | [illegible] | | |
| ۴۔ | مولانا شبیر احمد صاحب | ناظم مجلس تحقیقات شرعیہ | [illegible] | [illegible] | | |
| ۵ | حافظ غیاث الدین صاحب | مدرس مدرسہ ثانویہ | [illegible] | [illegible] ۲۵ | | |
| ۶ | محمد اسمٰعیل صاحب | مدرس مکتب | [illegible] | [illegible] | | |

| اسماء | عہدہ | تنخواہ | گرانی الاؤنس | گریڈ |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۷۔ سلمان عابد شمسی صاحب | معاون ناظر کتب خانہ | ۲۶۵؍ | ۱۲۵؍ | |
| ۸ عبدالرزاق | مالی | ۱۵۰؍ | ۱۰۵؍ | |
| ۹ محمد طیب صاحب | محرر مال ندوۃ العلماء | ۲۰۰؍ | ۱۰۰؍ | |
| ۱۰ فضل اللہ صاحب | نگران تعمیرات | ۳۰۰؍ | ۱۲۵؍ | |
| ۱۱۔ عبدالحق صاحب | معاون نگران تعمیرات | ۱۲؍ | - | |
| ۱۲۔ حافظ سرور علی صاحب | معاون منیجر مکتبہ | ۱۵۰؍ | - | |
| ۱۳ عقیل احمد | مشین مین پریس | ۱۵۰؍ | ۱۰۵؍ | |

۵۔ تجویز نمبر ۵ مندرجہ فرد کارروائی جلسہ پر چونکہ تجویز نمبر ۲ کے تحت غور و فیصلہ ہو چکا اس لئے اس پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

۶۔ عرصے سے مدرسہ ثانویہ کے لئے پختہ عمارت کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ موجودہ عمارت عارضی طور پر سفالہ پوش تیار کرلی گئی تھی۔ موسم گرما خصوصاً بارش میں اساتذہ و طلبہ کو کثرت تکلیف ہوتی ہے اور تعلیم کا حرج بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ایک ایسی وسیع پختہ عمارت کی تعمیر کی جو درجات ثانویہ کی تمام ضرورتوں کے لئے کافی ہو۔ ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے بصرف تخمیناً مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ جلسہ سے سفارش کی اور جلسہ نے اس کی منظوری دی۔

۷ طلبا کی کثرت اور باہری نمازیوں کی بہتات کے پیش نظر ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے مسجد دارالعلوم کی توسیع اور بڑے دارالاقامہ میں غیر ملکی طلبہ کی رہائش کے لئے ایک ونگ (بازو) کے اضافہ و تعمیر بصرف مبلغ ایک لاکھ روپیہ کی تجویز پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

۸ وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف حصوں سے معتبرین کی فرمائش آتی رہتی ہے۔ دارالعلوم میں اس سلسلے میں ابھی تک کوئی خاص نظم نہیں ہے جلسہ نے اس کے لئے مخصوص انتظام کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اور اس کے قیام کی منظوری دی۔

اس کے بعد چونکہ مغرب کا وقت آگیا تھا اس لئے طے پایا کہ آج کا جلسہ ملتوی کیا جائے اور اگلے روز صبح ۹ بجے ملتوی شدہ جلسہ منعقد ہو۔ چنانچہ یہ جلسہ اگلے روز صبح ۹ بجے تک کے لئے ملتوی کیا گیا۔

عبدالماجد دریابادی
صدر جلسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کارروائی جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۷ر رجب سنہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۸ر اگست سنہ ۱۹۷۱ء روز دوشنبہ
وقت ۸ بجے صبح
بمقام
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حاضرین جلسہ

مولانا مفتی محمد عتیق الرحمان صاحب عثمانی۔ مولانا سید احمد صاحب اکبرآبادی۔ مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی۔ مولانا حافظ محمد عمران خاں صاحب ندوی۔ مولانا عبدالسلام صاحب قدوائی ندوی۔ مولانا قاضی زین العابدین صاحب۔ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء، مولانا قاضی محمد معین اللہ صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء۔ مولانا محب اللہ صاحب لاری ندوی۔ مولانا سید عبدالغفار صاحب نگرامی ندوی، منشی اشتیاق علی صاحب علوی۔ الحاج شیخ محمد مستنصر اللہ صاحب۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی۔ مولانا ابوالسعود احمد صاحب۔ سید محمد مصباح الدین صاحب نقوی معتمد مال ندوۃ العلماء۔

۶ر رجب سنہ ۱۳۹۱ھ (۹ر اگست سنہ ۱۹۷۱ء) کا ملتوی شدہ جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی شروع ہوا۔

۹۔ الف) گوشوارہ آمدنی و خرچ ندوۃ العلماء سنہ [illegible] مطبوعہ پیش ہوا اور منظور کیا گیا۔

ب۔ تخمینہ آمدنی و خرچ (بجٹ) ندوۃ العلماء سنہ [illegible] مطبوعہ پیش ہوا اور تفصیل کے ساتھ غور کرنے کے بعد منظور کیا گیا۔

۱۰۔ جو اساتذہ پیشتر دارالعلوم میں دارالعلوم کے مکانوں میں بکرایہ سکونت پذیر تھے اور اب بضرورت دارالعلوم شہر کے مکانوں میں منتقل ہو گئے ہیں اور شہری مکانوں کے زائد کرایہ اور آمد و رفت میں سواری پر انھیں جو خرچ کرنا پڑتا ہے اور اس سے ان پر جو خاصا بار پڑا ہے جلسہ میں اس پر غور کیا گیا اور مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی تاکہ باہمی غور و مشورہ کے بعد اس سلسلے میں اپنی سفارشات پیش کرے۔ جلسہ نے اس کا بھی اظہار کیا کہ دارالاقامہ کے نگراں صاحبان کو جو الاؤنس دیا جاتا ہے وہ کم ہے اور اس میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ کمیٹی متذکرہ بالا کے سپرد الاؤنس نگران دارالاقامہ کے اضافہ پر غور و سفارش کا کام بھی کر دیا گیا اور ناظم صاحب ندوۃ العلماء کو اس کا مجاز کیا گیا کہ حسب سفارش کمیٹی ہر دو امور کا نفاذ کریں۔ [illegible] مولانا [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد صدر کے شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا۔

عبدالماجد دریابادی [illegible]

صدر جلسہ